ہفتہ 5- اگست 1995ء

احمدی احباب کی تعلیم وتربیت کے لئے

روزنامہ
الفضل ربوہ
فون ۴۴۹
ایڈیٹر: نسیم سیفی
رجسٹرڈ نمبر ایل ۵۲۵۴

جلد 45-80 نمبر 175 | ہفتہ-7 ربیع الاول-1416ھ' 5 ظہور 1374ہش' 5 اگست 1995ء

Digitized by Khilafat Library Rabwah

شدید الغضب انسان سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے

مرد اپنے گھر کا امام ہوتا ہے پس اگر وہی بد اثر قائم کرتا ہے تو کس قدر بد اثر پڑنے کی امید ہے۔ مرد کو چاہئے کہ اپنے قویٰ کو برمحل اور حلال موقع پر استعمال کرے۔ مثلاً ایک قوت غضبی ہے جب وہ اعتدال سے زیادہ ہو تو جنون کا پیش خیمہ ہوتی ہے۔ جنون میں اور اس میں بہت تھوڑا فرق ہے جو آدمی شدید الغضب ہوتا ہے اس سے حکمت کا چشمہ چھین لیا جاتا ہے۔

(حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ)

مجھے ڈر ہے ایک بڑی پکڑ کے دن قریب آرہے ہیں

دعا کریں اللہ تعالیٰ غضب کے نشانات کم سے کم ظاہر کرے اور رحمت کے نشان زیادہ ظاہر ہوں

گریہ وزاری کرکے اس ملک کو خدا سے دوبارہ مانگ لیں کیونکہ اس وقت یہ ملک ہاتھ سے نکلا جارہا ہے

جلسہ سالانہ برطانیہ کے تیسرے روز 30 جولائی 1995ء کو حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے اختتامی خطاب کا خلاصہ

(یہ خلاصہ صدر صاحب بورڈ الفضل کی تصدیق کے ساتھ شائع کیا جارہا ہے)

لندن- 30- جولائی 1995ء- حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع نے جماعت احمدیہ انگلستان کے 30 ویں جلسہ سالانہ کے آخری روز اپنے اختتامی خطاب میں فرمایا کہ مجھے ڈر ہے کہ ایک بڑی پکڑ قریب آرہی ہے- یہ خوشی کی بات نہیں- ہمیں تو دشمن کی موت پر بھی تکلیف ہوتی ہے- ہم کمینوں کی طرح ایسی خوشیاں کرنے والے نہیں ہیں- مگر جب خدا تعالیٰ کے نشانات ظاہر ہوتے ہیں تو ہم بھاری دل کے ساتھ ان کو پیش کرتے ہیں-

حضرت صاحب نے اپنے تین گھنٹے کے اختتامی خطاب میں ایسے متعدد انذاری نشانات کے واقعات سنائے جو جماعت احمدیہ کے حق میں خدا تعالیٰ نے دکھائے-

حضرت صاحب نے فرمایا یہ فخر یا تعلّی کا میدان نہیں- ہم اس پر استغفار کرتے ہیں- جن میں شرافت کا شائبہ ہے اللہ ان کو پکڑ سے بچالے اور ہماری قوم کو عذاب الیم سے بچالے-

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو نصیحت فرمائی کہ دعا کریں کہ اللہ تعالیٰ غضب کے نشانات کم سے کم ظاہر کرے اور رحمت کے نشان زیادہ ظاہر ہوں- احمدیت کا وہ غلبہ ہو جو دنیا بھر میں احمدیت کو روکنے کی بجائے دنیا بھر میں اسے بڑھانے کا سبب بن جائے-

حضرت صاحب نے شب قدر کے واقعے میں زندہ بچ جانے والے مکرم عبد الرشید صاحب کو سٹیج پر بلایا- ان کو شرف معانقہ عطا فرمایا- اور انہیں بوسہ دیا-

حضرت صاحب نے احباب جماعت کو مخاطب کرتے ہوئے فرمایا- آسمان سے آپ کا صبر خدا کی رحمتیں بن کر اتر رہا ہے- جب ایسا ہوتا ہے تو سارے پرانے صدمے جاتے رہتے ہیں- انسان کا دل تر و تازہ ہو کر بہار کا مزاج لئے تازہ ہوتا رہتا ہے-

حضرت صاحب نے فرمایا اس وقت پوری قوم عبرت کا نشان بنی ہوئی ہے- دن بدن حالات بگڑتے جارہے ہیں کراچی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے حضرت صاحب نے فرمایا ایک بچی جو کراچی سے تعلق رکھنے والی تھی مجھے ملنے آئی وہ کراچی کے حالات کا ذکر کرتے ہوئے بے ساختہ رو پڑی اور اس نے کہا خدا کے لئے کراچی کے حالات کے لئے دعا کریں- اتنے دردناک حالات ہیں کہ برداشت نہیں ہوتا-

حضرت صاحب نے یاد دلایا کہ میں نے 1989ء میں ہی ساری قوم کو متنبہ کر دیا تھا کہ پاکستان پر بہت ہی خوفناک اور دردناک دن آنے والے ہیں- حضرت صاحب نے فرمایا میں نے کہا تھا کہ وہ جو اس ملک کو بنانے والے تھے اپنے ہی وطن میں بے وطن کر دیئے گئے ہیں-

حضرت صاحب نے اخباری بیانات کے حوالے سے ملک کی دردناک کیفیت کا نقشہ واضح کیا- اور بتایا کہ سب لوگ خود اعتراف کر رہے ہیں کہ ملک میں غنڈہ گردی کا دور دورہ ہے- ملک میں جنگل کا قانون ہے-

حضرت صاحب نے مسٹر غلام عباس مشیر انٹی کرپشن وزیر اعلیٰ پنجاب کا یہ بیان سنایا کہ "فائلیں دیکھ کر دماغ پھٹنے لگتا ہے- یوں معلوم ہوتا ہے کہ 1985ء سے 1993ء تک ملک میں صرف کرپشن ہوئی ہے-

حضرت صاحب نے ملک میں عورتوں اور بچوں کے ساتھ ہونے والے شرمناک مظالم کی خبروں کا بھی ذکر فرمایا اور فرمایا کہ یہ بوسنیا کا ذکر نہیں ہے- یہ پاکستان کا ذکر ہے-

حضرت صاحب نے اپنی ایک تقریر کا حوالہ دیتے ہوئے فرمایا میں نے پہلے سے متنبہ کر دیا تھا کہ اگر اس قوم نے اپنا رویہ نہ بدلا تو یہ قوم ظالموں کے سپرد ہو جائے گی-

حضرت صاحب نے فرمایا یہ اتنا ہولناک تصور ہے کہ دل دہل جاتا ہے- جماعت کی ساری توجہ قوم کو بچانے کے لئے صرف ہونی چاہئے- اس ملک کو بچائے جانے کی دعائیں کریں- گریہ و زاری کر کے خدا سے اس ملک کو دوبارہ مانگ لیں کیونکہ اس وقت یہ ملک ہاتھ سے نکلا جارہا ہے- حضرت صاحب نے فرمایا دعائیں کرو اور گریہ وزاری کرو تباہی کے وقت قریب آرہے ہیں- آخر میں حضرت صاحب نے دعا کرائی اور جلسہ کا اختتام ہوا-

حضرت صاحب نے یہ خطاب 30- جولائی کو ارشاد فرمایا- احمدیہ ٹیلی ویژن پر اگلے دن 31- جولائی کو آخری روز کے دوسرے اجلاس کی کارروائی کی ریکارڈنگ دکھائی گئی- حضرت صاحب کا خطاب تین گھنٹے تک جاری رہا-

باقی صفحہ 7 پر

سانحہ ارتحال

○ مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری قائم مقام ناظم دار القضاء ربوہ کی بھاوجہ محترمہ محمودہ بیگم صاحبہ اہلیہ مکرم چوہدری بشارت احمد صاحب صدر جماعت احمدیہ چک نمبر 62 جنوبی ضلع سرگودھا مورخہ 30 جولائی 1995 بعمر 50 سال اچانک گاؤں میں حرکت قلب بند ہو جانے کے باعث وفات پاگئیں- اگرچہ سیلاب کی وجہ سے راستے بند تھے- تاہم جنازہ کو ربوہ پہنچانے میں گاؤں کے لوگوں نے بڑی مدد کی اور بھاری تعداد میں جنازہ کے ساتھ ربوہ آئے-

جنازہ ربوہ لایا گیا اور بیت محمود میں بعد از ظہر مکرم مولانا جمیل الرحمان صاحب رفیق وکیل التصنیف تحریک جدید نے جنازہ پڑھایا- قبرستان عام میں تدفین کے بعد مکرم نصیر احمد صاحب چوہدری نے دعا کروائی- موصوفہ نے اپنی یادگار کے طور پر ایک بیٹی اور دو بیٹے اپنے پیچھے چھوڑے ہیں-

احباب جماعت کی خدمت میں دعا کی درخواست ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے موصوفہ کو اپنے جوارِ رحمت میں جگہ دے- اور پسماندگان کو صبر جمیل کی توفیق دے-

ولادت

○ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل سے مورخہ 2 جولائی کی شام کاشف نسیم احمد ناگی قائد مجلس دہلی گیٹ ضلع لاہور کو دوسرے بیٹے سے نوازا ہے- حضرت صاحب نے ازراہ شفقت نومولود کا نام "صمیم احمد" عطا فرمایا ہے جو کہ تحریک وقف نو میں شامل ہے- نومولود شکور بھائی چشمے والے کا نواسہ اور مکرم عبد الکریم شاد نیلا گنبد لاہور کا پوتا ہے-

اللہ تعالیٰ نومولود کو نیک صالح اور خادم دین بنائے-

نکاح

○ مکرم محمد اکبر صاحب ابن مکرم رائے محمد حیات جوئیہ صاحب (ٹھٹھہ جوئیہ تحصیل ساہیوال ضلع سرگودھا) کا نکاح عزیزہ روبینہ پروین صاحبہ بنت رائے محمد عبد اللہ جوئیہ صاحب (وفات یافتہ) کے ہمراہ بعوض ستر ہزار روپے حق مہر پر مکرم طاہر احمد کاشف صاحب مربی سلسلہ نے بیت الاحمدیہ ٹھٹھہ جوئیہ ضلع سرگودھا میں مورخہ 28 جولائی 1995ء پڑھا- اللہ تعالیٰ یہ رشتہ مبارک فرمائے-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

5- ظہور 1374 ہش   5 - اگست 1995ء

توبہ کے حقیقی معنی

بعض اوقات دیکھا گیا ہے کہ لوگ اس بات کا انکار کرنے کے لئے یعنی یہ کہنے کے لئے کہ انہوں نے یہ بات نہیں کی یا یہ کام نہیں کیا' کانوں کو ہاتھ لگاتے ہیں اور کہتے ہیں کہ توبہ! توبہ! لیکن کیا لوگ یہ سمجھتے ہیں کہ توبہ کے معنی کیا ہیں۔ توبہ کے معنی جان لینا نہایت ضروری ہے۔ اس لئے کہ زندگی میں قدم قدم پر اس حقیقت سے آگاہ ہونا پڑتا ہے کہ انسان غلطی کرتا ہے۔ اس سے غلط کام سرزد ہو جاتے ہیں۔ وہ گناہ میں ملوث ہو جاتا ہے۔ اور اسے توبہ کی ضرورت ہوتی ہے۔ اگر توبہ کو ہم صرف اتنا ہی سمجھیں کہ منہ سے توبہ کہہ دیا یا اس کے ساتھ چند اور لفظ بھی ملا کر اپنے اس خیال کا اظہار کر دیا کہ ہم نے ایسا نہیں کیا یا یہ کہ ہم آئندہ ایسا نہیں کریں گے۔ کیا یہ کافی ہے۔ ہرگز نہیں۔ اس سلسلے میں ہمیں بات یہاں سے شروع کرنی چاہئے کہ ہمارا قول اور ہمارا فعل کس منبع سے جاری ہوتا ہے تاکہ اس منبع کی طرف رجوع کر کے برے قول اور برے فعل کو روکا جاسکے۔ پس یہ جان لینے کی ضرورت ہے کہ ہمارا دل اور ہماری سوچ ہم سے باتیں کہلواتے ہیں اور کام کرواتے ہیں۔ اور اگر کسی بات کا کہنا نامناسب ہے اور ہم چاہتے ہیں کہ آئندہ نہ کہیں یا کوئی کام ہمیں اب برا لگا ہے اور اسے آئندہ کے لئے ترک کر دینا چاہتے ہیں تو ضروری ہے کہ ہمارا دل اور ہماری سوچ بدلے جب تک ہمارا دل اور ہماری سوچ نہ بدلے ہم اپنے قول اور اپنے فعل میں راست روی نہیں لاسکتے۔ اور یہ صرف اس طرح ہو سکتا ہے کہ توبہ کی حقیقت کو جان لیا جائے اور سوچ اور دل کو اس کام پر لگایا جائے کہ وہ ارادہ کرے کہ آئندہ ایسا نہیں ہو گا۔ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ (ہماری دلی دعائیں آپ کے لئے) توبہ کے متعلق فرماتے ہیں:-

"توبہ کے یہ معنی ہیں کہ گناہ کو ترک کرنا اور خدا تعالیٰ کی طرف رجوع کرنا بدی چھوڑ کر نیکی کی طرف آگے قدم بڑھانا۔ توبہ ایک موت کو چاہتی ہے۔ جس کے بعد انسان زندہ کیا جاتا ہے۔ اور پھر نہیں مرتا۔ توبہ کے بعد انسان ایسا بن جاوے کہ گویا نئی زندگی پا کر دنیا میں آیا ہے اس کی وہ چال ہو نہ اس کی وہ زبان ہو۔ نہ ہاتھ نہ پاؤں۔ سارے کا سارا نیا وجود ہو جو کسی دوسرے کے ماتحت کام کرتا ہوا نظر آجاوے۔ دیکھنے والے جان لیں کہ یہ وہ نہیں۔ یہ تو کوئی اور ہے۔"

اس ارشاد میں جو باتیں حضرت صاحب نے بیان فرمائی ہیں ان کا خلاصہ یہ ہے کہ انسان یہ عزم کرے کہ وہ گناہ کو چھوڑ دے گا۔ اور ایسا کرتے ہوئے اس کی نظر خدا تعالیٰ پر ہو۔ اس کے دل میں خدا تعالیٰ کے وجود اور اس کی طاقتوں پر یقین پیدا ہونا چاہئے۔ اور نہ صرف یہ کہ وہ گناہ کو چھوڑ دے بلکہ وہ نیکیاں کرنے لگے۔ اور اس کی زندگی اس طرح بدل جائے کہ گویا اس کی پہلی زندگی پر موت وارد ہو گئی ہے اور اب اسے ایک نئی زندگی ملی ہے۔ اور عزم اس کا اتنا مضبوط اور مستحکم ہونا چاہئے کہ وہ پھر گناہ نہ کرے۔

عالمی بیعت کا منظر دیکھ کے دل خوش ہوا
روح اس لمحہ بلندی پر چڑھی چڑھتی رہی
لوگ کہتے تھے کہ اس کا راستہ روکیں گے ہم
احمدیت یوں بڑھی آگے' بڑھی' بڑھتی رہی

ابو الاقبال

تُو کیا جانے؟

اہلِ الفت کی روایات کو تُو کیا جانے
عشق کی زندہ کرامات کو تُو کیا جانے

کشتۂ عشق کے حالات کو تُو کیا جانے
آنکھوں آنکھوں میں ملاقات کو تُو کیا جانے

جرمِ الفت کی مکافات کی کیا تجھ کو خبر
لذتِ حرف و حکایات کو تُو کیا جانے

دُور رہ کر بھی مرے دل میں وہ آبستے ہیں
ان کے الطاف و عنایات کو تُو کیا جانے

رخِ پُر نور پہ آراستہ وہ زلفِ سیاہ
دن پہ چھائی ہوئی اس رات کو تُو کیا جانے

یُونہی الزام نہ دھر مجھ پہ ریا کاری کا
قلبِ مجروح کے جذبات کو تُو کیا جانے

تُو نہ شاعر نہ سخن فہم و سخنور صدّیق
شعر کے رمز و کنایات کو تُو کیا جانے

محمد صدیق امرتسری

سیلاب سے متاثرین کی امداد کیلئے انتظامات

ربوہ اور اس کے گرد و نواح میں سیلاب کے ممکنہ خطرات سے آگاہ کرنے اور ہنگامی حالات میں کام کرنے کیلئے صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ کی زیر نگرانی ایک فلڈ ریلیف کمیٹی کا قیام عمل میں لایا گیا ہے جو اس سلسلہ میں جملہ امور کی انجام دہی کی ذمہ دار ہو گی۔

ریلیف کے کام کے سلسلہ میں دفتر صدر عمومی' دفتر خدام الاحمدیہ مقامی' اور دفتر انصار اللہ مقامی ایک ہفتہ تک چوبیس گھنٹے کھلے رہیں گے۔ ناگہانی صورت میں یا کسی بھی مدد کے لئے مندرجہ ذیل فون نمبرز پر فوری طور پر رابطہ کیا جائے۔

دفتر صدر عمومی 115
دفتر انصار اللہ مقامی 710
دفتر خدام الاحمدیہ مقامی 948

(صدر عمومی لوکل انجمن احمدیہ - ربوہ)

روزنامہ الفضل ربوہ	پبلشر: آغا سیف اللہ - پرنٹر: قاضی منیر احمد مطبع: ضیاء الاسلام پریس - ربوہ مقام اشاعت: دار النصر غربی - ربوہ	قیمت 2 روپے 50 پیسے

Digitized by Khilafat Library Rabwah

ربوہ اور اس کے نواح میں سیلاب کے موقع پر

صدر عمومی ربوہ کے تحت امدادی کارروائیاں

ربوہ: ۳۱- جولائی ۱۹۹۵ء - ربوہ میں سیلاب کے موقع پر صدر صاحب عمومی کے زیر انتظام قابل قدر خدمات انجام دی جا رہی ہیں- متاثرین کو کھانا پہنچایا جا رہا ہے- سرکاری انتظامیہ کی درخواست پر ان کو دو کشتیاں اور دو موٹر بوٹس فراہم کی گئیں- جنریٹر بھی دیا گیا اور خدمت کرنے والے رضا کار خدام مہیا کئے گئے- طاہر آباد اور دارالفضل میں متاثرین کے لئے دو کیمپ لگائے گئے روزانہ ۱۲ سو افراد کو لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ سے کھانا مہیا کیا جارہا ہے-

صدر صاحب عمومی ربوہ مکرم کرنل ریٹائرڈ ایاز محمود احمد خان صاحب نے سیلاب کے خطرے کے پیش نظر لوکل انجمن احمدیہ ربوہ کی زیر نگرانی فلڈ ریلیف کمیٹی کا قیام کیا جس کے صدر مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان سیکرٹری امور عامہ ربوہ ہیں اور اس کے ممبران زعیم اعلیٰ صاحب انصاراللہ ربوہ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری' مہتمم صاحب مقامی مجلس خدام الاحمدیہ ربوہ مکرم صاحبزادہ مرزا غلام قادر احمد صاحب اور مکرم ڈاکٹر سلطان احمد مبشر صاحب نمائندہ فضل عمر ہسپتال ربوہ تھے- اس کمیٹی کا پہلا اجلاس 29- جولائی کو صدر صاحب عمومی کی زیر صدارت ہوا جس میں کام کی تقسیم اس طرح کی گئی-

لوگوں کو سیلاب کی آمد سے مطلع کرنے اور انہیں حسب ضرورت محفوظ مقامات تک پہنچانے کی ذمہ داری مکرم مہتمم صاحب مقامی کے سپرد ہوئی-

متاثرین کو قیام وطعام کی سہولیات مہیا کرنے کا کام زعیم انصار اللہ ربوہ کے سپرد ہوا-

اور متاثرین کو طبی سہولیات کی فراہمی کا کام فضل عمر ہسپتال ربوہ کی ذمہ داری قرار دی گئی-

یہ بھی طے پایا کہ فلڈ ریلیف کے سلسلہ میں دفتر صدر عمومی' دفتر خدام الاحمدیہ مقامی اور دفتر مجلس انصار اللہ مقامی ایک ہفتہ تک چوبیس گھنٹے کھلے رہا کریں گے-

مہتمم صاحب مقامی ربوہ نے الفضل کو بتایا کہ جمعرات سے ربوہ کے محلہ دارالیمن شرقی کے درہ بند کو مضبوط بنانے اور اونچا کرنے کا کام شروع ہوا- یہ بند ۶۰۰ فٹ لمبا' ۸ فٹ چوڑا اور دریا کی طرف ۱۲ فٹ اونچا اور محلہ کی طرف قریبا ۸ فٹ اونچا ہے- اگر خدانخواستہ یہ بند ٹوٹ جائے تو قریبا نصف ربوہ کے محلہ جات یعنی دارالیمن' دارالنصر' باب الابواب دارالشکر اور بشیر آباد کے محلے زیر آب سکتے ہیں-

مہتمم مقامی نے خدام کی ڈیوٹیاں لگائیں مجموعی طور پر ۴۰۰ خدام اور قریبا ۲۰۰ انصار نے بند کی مضبوطی کے کام میں حصہ لیا- بند کی کمزور جگہوں کو مضبوط کرنے کے علاوہ مزید مٹی ڈال کر اسے قریبا ۲ فٹ مزید اونچا کر دیا گیا- چنانچہ جب پانی کا بڑا ریلا آیا تو پانی بند کی اونچائی تک آ جاتا رہا- جوں جوں پانی چڑھتا گیا بند کو ساتھ ساتھ اونچا کرنے کا کام جاری رہا- چنانچہ دریا کی طرف بند کو قریبا دو اڑھائی فٹ اور دوسری طرف قریبا ایک فٹ اونچا کر دیا گیا- جس سے خدا تعالیٰ کے فضل سے ربوہ کے محلے محفوظ رہے- اب پانی اتر گیا ہے اور بند سے کئی فٹ نیچے چلا گیا ہے-

خدام نے بڑی محنت اور جوش و خروش سے کام کیا- کئی خدام مسلسل تین دن تک کام کرتے رہے- ربوہ کے ۵- احباب نے اپنی ٹرالیاں رضاکارانہ طور پر دیں اور ان کے ذریعے مجموعی طور پر ۳۵- ۴۰ ٹرالیاں مٹی ڈالی گئی- خدام خود ہی ان ٹرالیوں کو بھرتے- پھر بند پر لا کر ان کو خالی کرتے اور بوریوں میں مٹی ڈال کر بند پر رکھتے جاتے تھے- یہ کام جمعرات سے اتوار تک قریبا ۴ دن مسلسل جاری رہا-

خدام کی آمد سے قبل بدھ کے روز صدر عمومی کے زیر اہتمام محلہ کے لوگوں نے بند کی مضبوطی کا کام شروع کر دیا تھا- جمعرات کو یہ ڈیوٹی خدام نے سنبھال لی-

ہفتے کے دن جب پانی کا بڑا ریلا آیا تو ربوہ کے اطراف میں واقع کئی دیہات پانی میں گھر گئے- ربوہ کے نواحی محلہ جات فیکٹری ایریا' نصیر آباد' طاہر آباد' اور روڑ ایج ٹاؤن میں کئی گھر پانی میں گھر گئے- چنانچہ خدام الاحمدیہ کے رضاکاروں نے مشکل میں گھرے ہوئے لوگوں کو پانی سے نکالنے اور ان کو کھانا پہنچانے کی ڈیوٹی سنبھال لی- ۳۱- جولائی کو روزانہ دو وقت ۱۲ سو کے قریب متاثرین کا کھانا لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ سے تیار کروا کے پہنچایا جارہا ہے-

مجلس انصار اللہ مقامی کے زعیم اعلیٰ مکرم مولانا محمد صدیق صاحب گورداسپوری کی قیادت میں دو امدادی کیمپ دارالفضل اور طاہر آباد میں لگائے گئے- جہاں انصار ہر وقت ڈیوٹی پر موجود ہیں اور وہاں پہنچنے والے متاثرین کی دیکھ بھال کر رہے ہیں- احمد نگر کا قصبہ پانی سے گھر گیا تھا وہاں پر موٹر بوٹ کے ذریعے خوراک اور ادویات تقسیم کی جا رہی ہیں- ایک ڈاکٹر اور ایک ہومیو پیتھ طبی امداد بہم پہنچا رہے ہیں-

سیلاب کا پانی آجانے کے بعد ضلعی انتظامیہ کے افسران اے سی' چنیوٹ اور ریذیڈنٹ مجسٹریٹ ربوہ نے صدر عمومی صاحب سے امداد طلب کی چنانچہ ان کو دو کشتیاں اور دو موٹر بوٹس مہیا کی گئیں اور ساتھ رضا کار خدام مہیا کئے گئے جن کے ذریعے دور دراز مقامات پر پھنسے ہوئے لوگوں کو نکال کر محفوظ مقامات پر پہنچانے کا کام کیا گیا ہے-

مکرم ڈاکٹر منیر احمد خان صاحب نے افسران سے رابطہ قائم رکھا اور محکمہ آبپاشی اور اے سی صاحب چنیوٹ کے ذریعے دریا کی صورت حال کی لمحہ بہ لمحہ معلومات حاصل کرتے رہے-

۲۹- جولائی کو ہفتہ کے روز دن کے بارہ بجے

باقی صفحہ 4 پر

مولانا سید احمد علی

امریکہ کے ایک مجاہد کا ایمان افروز واقعہ

حضرت صوفی مطیع الرحمٰن صاحب بنگالی ایم- اے ایک زمانہ میں گھٹیالیاں ضلع سیالکوٹ کے احمدیہ مڈل سکول کے ہیڈ ماسٹر تھے جبکہ میں بھی وہاں کا طالب علم تھا اور وہ میرے بزرگ استاد اور بڑے مشفق مہربان تھے وہ مجھے اکثر اپنے گھر میں بلوا کر حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی کی ایک نظم سنانے کا ارشاد فرمایا کرتے تھے- جس کے پہلے شعر کا دوسرا مصرعہ یہ ہے-

بے وفاؤں میں نہیں ہوں میں وفاداروں میں ہوں

جب آپ نے ۱۹۲۸ء میں ایم- اے پاس کیا نتیجہ آیا تو میں ان دنوں مدرسہ احمدیہ قادیان میں داخل تھا اتفاق سے آپ مہمان خانہ میں مقیم تھے- میں ان کے پاؤں دبا تا تھا تو بڑی مسرت سے فرمایا "مولوی احمد علی صاحب" میرے ایم- اے پاس کرنے سے قادیان میں اس وقت چار "ایم- اے" ہوگئے ہیں یعنی ۱- حضرت مرزا بشیر احمد صاحب ۲- حضرت چوہدری فتح محمد صاحب- ۳- حضرت مولوی عبدالرحیم صاحب درد- ۴- اور حضرت صوفی مطیع الرحمان صاحب بنگالی-

حضرت صوفی صاحب مرکز کے ارشاد پر ۲۰- مئی ۱۹۲۸ء کو مشنری ہو کر امریکہ تشریف لے گئے ان کی اہلیہ محترمہ حضرت شیخ یعقوب علی صاحب عرفانی ایڈیٹر "الحکم" قادیان کی صاحبزادی تھیں جن سے صوفی صاحب کی دو بیٹیاں اور ایک لڑکا عزیزم لطف الرحمان تھا کہ صوفی صاحب کے جانے کے بعد ان کی اہلیہ صاحبہ کا انتقال ہو گیا (خدا ان کے درجات بلند کرے) جب صوفی صاحب چند سالوں کے بعد واپس قادیان آئے تو مکرم ڈاکٹر بدرالدین احمد صاحب کی صاحبزادی سے شادی کی پھر دوبارہ امریکہ جانے کا ۲۱- اکتوبر ۱۹۳۶ء کو ارشاد ہوا تو آپ کی اہلیہ صاحبہ ہمراہ گئیں اس وقت صوفی صاحب کا لڑکا عزیز لطف الرحمٰن ۱۰- ۱۱ سال کا تھا پھر جب آپ ۱۲ سال کے بعد واپس امریکہ سے تشریف لائے تو میں ان دنوں کراچی مشن کا مربی انچارج تھا ۱۳- فروری ۱۹۴۸ء کو صوفی صاحب ہوائی جہاز کے ذریعہ کراچی تشریف لا رہے تھے کہ آپ کے استقبال کے لئے جماعت کراچی کے احباب کاروں میں ڈرگ روڈ کے ہوائی اڈے پر پہنچ گئے صوفی صاحب کے بیٹے عزیز لطف الرحمان صاحب پہلی کار میں گئے اور میں دوسری کار میں

کچھ وقفہ کے بعد- اس وقت پہنچا جب صوفی صاحب مع اہلیہ محترمہ اور تین بچیوں اور ایک ننھے فرزند کے جہاز سے باہر آکر کمرہ میں تشریف فرما تھے اور جماعت کراچی کے موجود احباب سے ملاقات کر کے بیٹھے باتیں کر رہے تھے کہ میں پہنچ گیا حضرت صوفی صاحب بڑی شفقت سے بغلگیر ہو کر مجھے ملے اور فرمایا آپ سید احمد علی ہی ہیں نا! میں نے عرض کیا کہ جی ہاں- آپ کا شاگرد ہی ہوں اور سب سے مل کر محو گفتگو ہوئے اور مجھ سے باتیں کرتے رہے- ان کا لڑکا سامنے قریب ہی بیٹھا ہوا تھا میں نے چند منٹ بغور دیکھا کہ صوفی صاحب اپنے بیٹے سے کوئی بات ہی نہیں کرتے- مجھے شک پیدا ہوا تو میں نے صوفی صاحب سے عرض کیا- صوفی صاحب! آپ نے اس لڑکے کو پہچانا ہے؟ تو فرمایا نہیں- میری آنکھوں میں آنسو ڈبڈبا آئے اور میں نے پرنم آنکھوں کی وجہ سے بمشکل اشارہ کرتے ہوئے کہا "یہ لطف الرحمان ہے" اپنے فرزند کا نام سنتے ہی حضرت صوفی صاحب فوراً اٹھے اور ان کی آنکھوں سے بھی محبت کے جذبات سے آنسو رواں تھے اور وہ اپنے بیٹے سے (جواب 21-22 سال کا نوجوان تھا) بغلگیر ہوئے اسے چوما- پیار کیا پھر والدہ صاحبہ نے بھی اٹھ کر پیار کیا اور چاروں بچوں سے بھی ملایا- سب لوگ اس منظر کو دیکھ کر متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکے اور سب کی آنکھوں سے آنسو نکل آئے کہ جس بیٹے کو 11-12 سال کی عمر میں دیکھا تھا وہ اب 21-22 سال کا نوجوان ہو چکا اسے پہچان نہ سکے- لڑکا بھی افسردہ چپ چاپ بیٹھا تھا کہ میرا باپ میری طرف دیکھتا بھی نہیں- اور مجھ سے ابتدائی ملاقات (بغیر پہچان کے) کرنے کے بعد بولتے تک نہیں- اور آخر میرے بتانے سے پتہ چلا تو پھر باپ بیٹے سے مل سکے-

یہ خدا تعالیٰ کا کتنا فضل ہے کہ اس نے جماعت احمدیہ کو اس قسم کے فدائی اور قربانیاں کرنے والے مجاہدین عطا فرمائے ایسا ہی حضرت حکیم فضل الرحمٰن صاحب افریقہ سے 15 سال کے بعد اور مکرم مولوی غلام حسین صاحب ایاز سنگاپور سے 16/17 سال کے بعد واپس تشریف لائے تو ان کے بچے اپنے باپ کو اور باپ اپنے بچوں کو پہچان نہ سکے تھے- خدا ان سب کے مدارج بلند فرمائے آمین-

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بشریٰ رفیق

شدید آزمائش اور خدا تعالیٰ کا فضل

یہ غالباً جولائی ۱۹۹۴ء کے آخر یا اگست کی بات ہے کہ ایک رات میں نے خواب میں دیکھا کہ یہاں اسلام آباد میں ایک زرگر ہے جس کا نام "رحمان" ہے میں اس کے پاس ہوں اور اس نے مجھے ایک انگوٹھی پہننے کو دی ہے جو دائیں ہاتھ کی چھوٹی انگلی کے برابر والی انگلی میں پہنائی ہے اور وہ انگوٹھی انگلی کی جڑ سے لے کر ناخن تک بڑی ہے۔ وہ میں نے یہ کہہ کر اتار دی کہ یہ ٹھیک نہیں ہے اس سے انگلی مڑ نہیں سکتی اب خیال آتا ہے کہ جیسے وہ کچھ کالی سی تھی شاید لوہے کی اچھی طرح یاد نہیں پھر اس نے مجھے دوسری انگوٹھی دی بالکل مناسب تھی پہن کر جو دیکھا تو اس پر (کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) لکھا تھا۔ اس کے بعد میری آنکھ کھل گئی میرا دل بری طرح دھڑک رہا تھا۔ صبح میں نے رفیق صاحب کو بتایا تو کہنے لگے کہ بہت اچھی خواب ہے مگر میں اندر سے پوری طرح لرز گئی تھی اگرچہ یہ بات تو بہت اچھی ہے اور بہت تسلی والی بھی ہے مگر مجھے یہ احساس تھا کہ اس میں کوئی آزمائش پہلے ہے اور اس آزمائش میں پورا اترنے کے بعد یا اس کی رضا پر کامل طور پر راضی ہونے کے بعد تسلی والی بات آتی ہے۔ ان دنوں رفیق صاحب کی طبیعت بھی خراب رہتی تھی اور دیگر حالات بھی بہت دگرگوں تھے میرا دھیان ادھر ہی رہا اور دن رات دعائیں کرنے لگی کہ یا خدا خیر رکھنا۔ کیا آزمائش آنے والی ہے۔ مجھے ثابت قدم رہنے کی توفیق بھی دینا اور ہمت و حوصلہ بھی کہ میں تیری دی ہوئی توفیق کے مطابق راضی برضا رہوں گی مگر تو میرے لئے ہمیشہ بہت کافی رہنا۔

اس خواب کے چند دنوں بعد پھر ایک خواب دیکھا کہ جیسے میں کسی ہسپتال میں پھر رہی ہوں دوسرے تیسرے دن دیکھا کہ جیسے میرا کوئی آپریشن ہونے والا ہے ان ساری خوابوں کے چند دن بعد مجھے اپنی بیماری کا خدشہ ہوا ڈاکٹروں کی طرف بھاگے Tests ہونے شروع ہوئے اور پھر مجھے اس (خواب) میں چھپی آزمائش کی گھنٹیاں سنائی دینے لگیں۔ ۱۸ ستمبر کو جب ڈاکٹر نے میرے Tests پر کینسر جیسے موذی مرض کی مہر ثبت کر دی تو پھر خدا کے عطا کردہ حوصلے کی بدولت نہ تو میری آنکھوں تلے اندھیرا چھایا نہ میرے قدم لڑکھڑائے بلکہ اس خبر کو ایسے ہی سنا جیسے یہ سب مجھے پہلے سے علم تھا اور آخر ایک دن ہونا تھا۔ خدا تعالیٰ کی رضا پر صدق دل سے راضی ہو کر اس کے سچے وعدوں پر ایمان رکھتے ہوئے زندگی اور موت کی یہ جنگ لڑنے کے لئے تیار ہو گئی۔ مجھے اب اپنی فکر نہیں تھی۔ پریشانی تھی تو رفیق صاحب کی جو پہلے ہی دل کے مریض ہیں کہ وہ ان تمام حالات کو کیسے برداشت کریں گے اور کیسے نبھائیں گے رفیق صاحب کو بھی یہی کہا کہ زندگی اور موت تو خدا کے ہاتھ میں ہے اگر میں مر بھی جاؤں تو میرے خدا پر شکوہ نہ کیجئے اس کی رضا پر آپ بھی راضی ہو جائیں شاید ہمارا ساتھ تقدیر میں اتنا ہی تھا۔ مگر (کیا اللہ اپنے بندے کے لئے کافی نہیں) زندگی کی کرن بھی دکھا رہی تھی پھر بھی اپنے دامن کو خدا کے سامنے ہمت اور حوصلے کی بھیک کے لئے پھیلائے ۲۶ ستمبر کو آپریشن تھیٹر چلی گئی۔

میرے لئے دعاؤں کے لئے اٹھنے والے ہاتھوں کا اندازہ لگانا میرے بس کی بات نہیں اسلام آباد کی غیر از جماعت مسجدوں سے لے کر احمدیہ اخبار لندن اور الفضل کی وساطت سے دنیا کے بے شمار لوگوں کے علاوہ میرے پیارے آقا نے میرے لئے دعائیں کیں پھر میرا دل کیسے اطمینان سے لبریز نہ ہو جاتا۔ مجھ گنہگار کے لئے نہ صرف دعاؤں کی یلغار تھی بلکہ خدا کے وعدے کے مطابق مالی اعانت کا سلسلہ بھی ایسا شروع ہوا کہ عقل حیران ہو گئی۔ جب عام حالات بھی بہت خراب ہوں اس قدر مہنگا علاج کرانا نہ صرف مشکل ہوتا ہے بلکہ ناممکن سی بات نظر آتی ہے مگر خدا تعالیٰ نے کہاں کہاں لوگوں کے دلوں میں تحریک ڈالی اور کیا اپنے کیا پرائے رشتہ دار دوست احباب ہر طرف سے یہ سلسلہ چلتا رہا۔ میری روح تک اس "رحمان" خدا کے کافی ہونے کے سرور سے سرشار ہو جاتی ہے کہ جب تک میرا علاج ہوتا رہا غائبانہ مدد ہوتی رہی۔ آج جبکہ میرا علاج تقریباً مکمل ہو چکا ہے یا کم از کم بہت رقم خرچ والا علاج قریب قریب ختم ہو چکا ہے تو میں یہ بات اپنے تجربے کی روشنی میں کہہ سکتی ہوں کہ خدا آج اپنے گنہگار بندوں کی سنتا بھی ہے اور تسلی بھی دیتا ہے۔ یہاں ایک اور بات آپ کو بتاؤں کہ خدا تعالیٰ نے مجھے اتنا حوصلہ اور ہمت بھی عطا کی کہ اس پر میں خود حیران ہو جاتی تھی۔ اس بڑے سانحہ پر جو آپریشن کی صورت میں ہوا میں کسی کے سامنے کمزور نہیں پڑی۔ کسی کے سامنے اس لئے نہیں روئی کہ کوئی بھی کچھ نہیں کر سکتا تھا۔ یہ سب میں نے ہی سہنا تھا اور سہا۔ اور خدا کے سامنے تنہائی میں اس لئے نہیں روئی کہ خدا کہے گا کہ جب راضی برضا ہو تو روتی کیوں ہو۔ اس پورے عرصہ میں شاید دو یا تین بار ایسا ہوا کہ میں بے بس ہوئی ہوں گی مگر بہت جلد خود پر قابو پایا کہ میرا خدا ناراض نہ ہو جائے۔ اور وہی میرے لئے بہت کافی ہے۔

یہاں میں آپ کی وساطت سے ان بے شمار لوگوں کا دلی شکریہ ادا کرنا چاہتی ہوں جنہوں نے میرے لئے بہت فکر و اضطرار سے محبت اور ہمدردی سے سجدہ ریز دعائیں کیں میرے دل میں ان سب کے لئے بہت قدر ہے جنہوں نے میری مدد کی خدا تعالیٰ سب کو بے شمار نیک اجر دے اور سب کو محض اپنے فضلوں سے ہر قسم کی بیماریوں اور پریشانیوں سے بچائے رکھے مجھے اور میرے بچوں کو اور رفیق صاحب کو اپنی رضا پر راضی رہنے کی توفیق بخشے اور میرا خدا ہمیشہ ہی ہمارے لئے بہت کافی رہے۔ آمین۔

محمد یوسف بقاپوری

میرا خاندان

حضرت مولانا محمد ابراہیم صاحب بقاپوری (1873ء- 1964ء) جو خاکسار کے دادا تھے اپنے خاندان میں پہلے احمدی تھے۔ آپ 1891ء سے بانی سلسلہ سے تعلقات رکھتے تھے۔ آپ نہایت دعاگو اور مستجاب الدعوات بزرگ تھے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ الثانی نے آپ کو صوبہ سندھ میں بھجوایا اور رئیس المربیان مقرر فرمایا اور بیعت لینے کی بھی اجازت فرمائی۔ حیات بقاپوری کی متعدد جلدوں میں آپ نے اپنی زندگی کے ایمان افروز سوانح شائع فرمائے جو مشعل راہ کی حیثیت رکھتے ہیں۔

خاکسار کے چچا مکرم مولوی محمد حفیظ صاحب بقاپوری نے بھی سلسلہ کی اعلیٰ خدمت کی۔ اور پارٹیشن کے بعد قادیان میں درویشی کی زندگی گزاری۔ آپ ایک نہایت کامیاب داعی الی اللہ اور کئی محکموں کے انچارج تھے۔ نیز اخبار "بدر" کے سالہاسال تک ایڈیٹر رہے۔

میرے نانا حضرت مرزا محمد شفیع صاحب (1877ء- 1945ء) دہلی کے رہنے والے تھے۔ سرکاری ملازمت سے ریٹائرمنٹ کے بعد 1923ء میں قادیان تشریف لائے۔ حضرت امام جماعت احمدیہ دوم نے یکم جنوری 1924ء میں آڈیٹر اور بعد میں محاسب صدر انجمن احمدیہ مقرر فرمایا۔ آپ نے اس کام کو قابل رشک طریق پر نہایت عمدگی سے نبھایا۔ آپ کی وفات ۴۵-۱-۱۷ کو ہوئی۔ حضرت امام جماعت الثانی نے آپ کے مزار پر یہ تحریر لکھوائی۔

"ان تھک محنتی- خوش مزاج- ابتداء عمر سے تہجد گزار اور شب بیدار- سلسلہ کے کام کو اپنے کام سے زیادہ سمجھ کر کرنے والے نہایت دیانتدار"

آپ کی بڑی بیٹی امتہ اللطیف صاحبہ (1902ء- 1964ء) حضرت ڈاکٹر میر محمد اسماعیل صاحب سے بیاہی گئی۔ جو جماعت میں ماموں جان کے نام سے مشہور تھے۔ پھر اللہ کے فضل سے آپ کی نواسی یعنی حضرت میر صاحب کی بڑی صاحبزادی محترمہ مریم صدیقہ صاحبہ صدر لجنہ اماء اللہ پاکستان حضرت امام جماعت کے عقد مبارک میں آئیں۔

آپ کے دو فرزند تھے۔ دونوں واقف زندگی اور سلسلہ کے خادم تھے۔ ان میں سے ایک فرزند مکرم مرزا احمد شفیع صاحب تعلیم الاسلام ہائی سکول میں حساب کے استاد تھے۔ مورخہ 47-10-3 کو قادیان کی حفاظت میں راہ خدا میں جان قربان کی۔ دوسرے فرزند مرزا منور احمد صاحب 1946ء میں امریکہ میں داعی اللہ کے طور پر روانہ ہوئے اور 1948ء میں وہیں دیار غیر میں وفات پائی۔

آپ کی سب سے چھوٹی صاحبزادی مکرمہ امتہ المجید صاحبہ 1922ء-1981ء) خاکسار کے والد مکرم محمد اسماعیل صاحب صاحب بقاپوری سے بیاہی گئیں۔ وہ کافی عرصہ کراچی میں حلقہ شرقی کی صدر رہیں۔ آپ کی وفات 81-5-23 کو ہوئی۔

بقیہ صفحہ 3

پانی کا بڑا ریلا احمد نگر کے مقام پر سرگودھا روڈ کو عبور کرنے لگا۔ اور اطراف کے دیہات زیر آب آگئے تھے۔ ۳۰۔ جولائی بروز اتوار صبح چھ بجے پانی کی سطح دار الیمن کے بند کی اونچائی کے برابر آگئی تھی۔ پانی کا یہ ریلا قریباً ساڑھے چھ لاکھ کیوسک پانی کا تھا۔ یہ ریلا گزر جانے کے بعد اب ۳۱۔ جولائی کو دریا سے سوا لاکھ کیوسک پانی گذر رہا ہے۔

ایک گاؤں جھنڈ میں تقریباً ۱۵۰۰۔ افراد پانی میں گھر گئے تھے۔ وہاں جانے کے لئے موٹر بوٹ مہیا کی گئی اور ایک جنریٹر بھی سرکاری افسران کے مطالبے پر انہیں دیا گیا۔ مسلسل تین روز قریباً ۴۰۰ خدام انصار ڈیوٹیوں میں مشغول رہے۔

طبی امداد: مکرم صدر صاحب عمومی نے الفضل کو بتایا ہے کہ احمد نگر میں طبی کیمپ قائم کر دیا گیا ہے۔ جہاں سیلاب سے پھیلنے والی بیماریوں کا علاج کیا جا رہا ہے۔ اسی طرح ایک اور کیمپ طاہر آباد کے علاقے میں قائم کیا جا رہا ہے۔

ایک وٹرنری ڈاکٹر کی سربراہی میں جانوروں کے علاج کے لئے طبی ٹیم بھی اطراف میں بھجوائی جا رہی ہے۔

ایک اچھی بات

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے تھے کہ خدا کے قول میں کوئی چیز اچھے اخلاق سے زیادہ وزن نہیں رکھتی۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بریگیڈیر(ر) سید ممتاز احمد

پیاری یادیں

وہ ستمبر ۱۹۳۸ء کا دن تھا جب ازراہ شفقت و احسان حضرت مولانا عبدالرحیم درد صاحب بمعہ ایک نوجوان محمد مسعود صاحب آف کینیا (بعد میں I.C.S) ایک طالب علم کو لینے کے لئے لندن کے وکٹوریہ سٹیشن پر تشریف لائے تھے۔ اسی رات اس نوجوان نے بیت فضل لندن میں عبادت کی تھی۔ تب سے مولا کریم نے خاکسار کو اکتوبر ۱۹۴۳ء تک بیت فضل لندن سے منسلک رکھا اور بہت نیک بزرگان اور احباب سے متعارف ہونے کا موقعہ دیا جن کی نصائح اور نیک صحبت نے خاکسار پر گہرے اثر چھوڑے۔

اس مبارک ذکر نے توجہ دلائی کہ غالباً خاکسار بیت فضل لندن سے منسلک جماعت احمدیہ کا سب سے سینئر ممبر بقید حیات ہے۔

ستمبر ۱۹۳۹ء میں دوسری عالمی جنگ کا آغاز ہوا تو ہوائی حملوں سے بچنے کی بہت سی تدبیریں حکومت برطانیہ نے کیں۔ چنانچہ لندن کے باسیوں کو اینڈرسن شیلٹرز بھی مفت مہیا کئے گئے۔

یہ سٹیل کی چار عدد چادروں پر مشتمل تھا۔ زمین میں گڑھا کھود کر یہ پانچ فٹ اونچا شیلٹر اس طرح لگایا جاتا تھا کہ تین عدد چادریں تین دیواریں بن جاتی تھیں اور چوتھی چادر چھت بن جائے جو سطح زمین کے برابر آجائے۔ چوتھی جانب کچھ سیڑھیاں بنا دی جاتی تھیں تا پناہ گزین نیچے اتر کر سر نیچا کر کے شیلٹر کے اندر سٹول یا کرسی پر بیٹھ جائیں۔ فاضل مٹی کو چھت پر ڈال دیا جاتا تھا تا بم کا دھماکا زیادہ نقصان نہ کرے۔

نومبر دسمبر ۱۹۴۰ء اور جنوری فروری ۱۹۴۱ء میں خاکسار اور حضرت مولانا جلال الدین شمس صاحب اسی شیلٹر کے "برف خانہ" میں کمبلوں میں لپٹے ہوئے سردی سے کانپتے کانپتے راتیں گزارا کرتے تھے۔ یہ شیلٹر بیت سے جنوب مغرب کی جانب ۲۵ گز دور کھودا گیا تھا۔ جرمنی کی بمباری کے دوران یہ تجربہ ہوا کہ ہائی ایکسپلوسو بم بھی اتنے خطرناک نہیں ہیں اور کہ زمین دوز پناہ گاہوں کی اتنی ضرورت نہیں ہے چنانچہ بعد میں سیمنٹ اور خشت سے سات آٹھ فٹ اونچے کمرے زمین کے اوپر ہی بنا دیئے گئے تھے تب خاکسار اور حضرت مولانا صاحب نے بھی بیت الفضل کے محراب میں سونا شروع کر دیا جہاں نسبتاً کم سردی ہوتی تھی۔ بفضل تعالیٰ تمام بمباری میں بیت کو کوئی نقصان نہ ہوا بس ایک بم کا ٹکڑا بیت کی ایک دیوار پر آکر لگا تھا۔ ان دنوں حضرت مولانا شمس صاحب عبادت کرواتے تھے اور صرف خاکسار ہی ان کے ساتھ ہوتا تھا۔

بیت الفضل لندن کی اب احمدیہ ٹی وی پر رونقیں دیکھ کر جہاں تشکر مولا سے آنکھیں پرنم ہو جاتی ہیں وہاں یہ شعر بھی زبان پر آتا ہے۔

ہمارا خون بھی شامل ہے تزئینِ گلستان میں
ہمیں بھی یاد کر لینا چمن پر جب بہار آئے

میں حضرت مولانا صاحب کے سیکرٹری کے فرائض بھی ادا کرتا تھا۔ اور خطوط کے جوابات حضرت مولانا صاحب کی ہدایت کے مطابق دیا کرتا تھا۔ ایک دفعہ ایک دعوت نامہ آیا کہ امام صاحب یہودیوں کی پوزیشن پر اظہار فرمائیں۔ یہ ۱۶-۱۵ احباب پر مشتمل ایک گروپ تھا۔ گروپ لیڈر نے تعارف کروایا کہ امام بیت الفضل لندن مسٹر جے ڈی شمس ایم اے خطاب کریں گے۔ حضرت مولانا صاحب نے تقریر کے شروع میں فرمایا کہ غلطی سے آپ کے لیڈر نے مجھے ایم اے بتایا ہے لیکن میں ایچ اے یعنی آنرز ان عربک ہوں۔ ایم اے نہیں ہوں۔ پھر فرمایا کہ آپ صاحبان دو طرح کی انگریزی سے مانوس ہیں ایک Written English اور ایک Spoken English آج آپ کو انگریزی کی تیسری قسم سے واقفیت ہو گی یعنی Broken English سے جس میں آپ میری تقریر سنیں گے۔ بعد ازاں امام صاحب نے لمبی تقریر کی کہ قوم یہود نے دو بڑے پیغمبروں کا انکار کر کے اپنے لئے مشکلات پیدا کر لی ہیں۔ امام صاحب کے خطاب کے بعد کچھ سوال جواب ہوئے اور آخر میں گروپ کے چیئرمین صاحب نے کہا کہ آپ نے تو روانی کے ساتھ تقریر کی جو مکمل طور سے ہم سب نے سنی جس کے لئے ہم سب آپ کے ممنون ہیں اور انگریزی پر آپ کی مہارت کی داد دیتے ہیں۔

میری طالب علمی کے زمانہ میں مجھے سفید فام انگریز احمدیوں سے بھی ملنے کا اتفاق ہوتا رہا جن میں سے مسٹر مبارک احمد فیونگ اور مسٹر بلال نٹل صاحب جو بیت میں اعلان توحید بھی دیتے تھے۔ کے نام پہلے آچکے ہیں۔ ان کے علاوہ پولیس سروس سے ریٹائرڈ ایک مسٹر Sutton (سٹن) تھے جو نہایت شریف سنجیدہ اور بااخلاق دوست تھے۔ ان کے جوان سال صاحبزادے نے بھی احمدیت قبول کی تھی اور ان کا نام امام صاحب نے Moneer Sutton (منیر سٹن) رکھ دیا تھا۔ ایک انگریز خاندان ڈکنسن نامی ویلنگٹن سرے بیت میں اکثر آتے تھے۔ ان کے صاحب خانہ اور بڑی صاحبزادی نے بھی احمدیت قبول کی تھی۔ ان کی بڑی صاحبزادی کا احمدی نام نسیمہ تھا اور وہ میری چھوٹی ہمشیرہ عزیزہ سیدہ ممتاز جہاں (جن کی وفات ۱۹۹۱ء میں لاہور میں ہوئی) کی قلمی دوست بھی رہی تھیں۔

۱۹۳۹ء میں ہی محترم مولانا محمد صدیق امرتسری بھی بیت میں تشریف لائے تھے اور انگلش سیکھ رہے تھے۔ بعد ازاں انہوں نے سالہا سال بطور مربی سلسلہ سیرالیون میں کامیاب دعوت الی اللہ کی تھی اور ریٹائرمنٹ کے بعد ربوہ میں قیام فرما رہے تھے۔ ان دنوں میرا قیام شمالی لندن میں برینٹ میں ایک یہودی گھرانا میں تھا۔ میں نے مولانا موصوف کو اپنی رہائش گاہ پر چائے پر مدعو کیا تھا۔ مولانا صاحب تشریف لائے تو وہ شیروانی میں ملبوس تھے اور سر پر کلاہ اور لنگی سجائے ہوئے تھے۔ میں نے مولانا موصوف صاحب کا اپنی لینڈ لیڈی Mrs Saphra سے تعارف کروایا تو وہ مبہوت سی ہو کر مولانا صاحب کو دیکھتی رہ گئی۔ بعد میں مجھ سے گویا ہوئی کہ آپ کے مہمان اتنے وجیہہ تھے کہ وہ انسانی مخلوق نہیں لگتے تھے۔

حضرت مولانا شمس صاحب دعوت الی اللہ کے لئے ہر قسم کے مواقع پیدا کر لیا کرتے تھے۔ ایک دفعہ ایک پادری صاحب سے ہائیڈ پارک کارنر پر مباحثہ مقرر ہو گیا۔ اس دن بہت سے مرد اور خواتین مباحثہ سننے کے لئے جمع ہو گئے۔ ان سب کے لئے احمدیت کے عقائد ایک بالکل نئی بات تھی۔ پادری صاحب دلائل سنتے سنتے طیش میں آگئے اور مباحثہ میں غیر مناسب اور سخت الفاظ استعمال کرنے لگے جس کے جواب میں میر عبدالسلام صاحب نے پادری صاحب کو للکارا کہ مذہب میں صبر و تحمل کا مظاہرہ کریں ورنہ سخت الفاظ کا استعمال ہمیں بھی آتا ہے۔ یہ کامیاب مباحثہ رہا اور بہت سے لوگوں کو پہلی بار علم ہوا کہ تثلیث کے عقیدہ کے خلاف وزنی دلائل بھی موجود ہیں۔

حضرت مولانا شمس صاحب نے بھی حضرت مولانا درد صاحب کی طرح انڈین ہائی کمشنر اور انڈیا آفس کے افسر صاحبان سے بھی اچھے تعلقات رکھے۔ ایک دفعہ حضرت مولانا شمس صاحب نے غیر مذاہب کے پیروکاروں کو مدعو کیا کہ وہ حضرت اقدس محمد مصطفیٰ ﷺ کے متعلق اپنے خیالات کا اظہار کریں۔ اس محفل میں سر فیروز خان نون صاحب جو اس وقت انڈین ہائی کمشنر تھے وہ بھی تشریف لائے اور ایک انگریز پادری کی تقریر سنی کہ بنی نوع انسان کو برابری کا جو سبق دین حق نے دیا ہے وہ کسی اور مذہب نے نہیں دیا۔ بعد میں جب سر سہروردی صاحب انڈین ہائی کمشنر بن کر تشریف لائے تو ان سے بھی حضرت مولانا صاحب کے نہایت دوستانہ تعلقات تھے۔

خاکسار جب تعلیم کے لئے ۱۹۳۸ء میں لندن گیا تو وہاں سر فیروز خان نون صاحب انڈین ہائی کمشنر تھے۔ نوجوان طالب علموں کے لئے ہائی کمشنر صاحب کا درجہ بطور ایک مہربان بزرگ کا سا ہوتا تھا اور مختلف کالجز اور یونیورسٹیوں میں ان کی ہی ایجوکیشن برانچ کے ذریعہ داخلے حاصل کئے جاتے تھے۔ چنانچہ رائل وٹرنری کالج میں داخلہ کے بعد خاکسار ہائی کمشنر صاحب کو سلام کرنے کی غرض سے ہائی کمیشن میں حاضر ہوا۔ ویسے بھی کیونکہ ہمارے جد امجد مغل شہنشاہ ہمایوں کے زمانہ سے بھیرہ ضلع سرگودھا میں آباد تھے اس لئے نون خاندان سے ہمارے بزرگوں کے تعلقات تھے اور حضرت والد صاحب خان صاحب سید غلام حسین صاحب نے مجھے ایک خط سر فیروز خان نون صاحب کے نام کا دیا تھا جو میں نے صاحب موصوف کو پہنچانا تھا۔ سر فیروز نے مجھے دفتر میں طلب کیا اور شفقت سے پیش آئے پھر نصیحت کی کہ توجہ سے تعلیم حاصل کرنا اور وقت ضائع نہ کرنا۔ کیونکہ میرے داخلہ کے ایک سال بعد ہی دوسری عالمی جنگ شروع ہو گئی تھی اس لئے باوجود پروفیسر صاحبان کی کوششوں کے درس تدریس کا وہ اونچا معیار قائم نہ رہ سکا جو زمانہ امن میں تھا ویسے بھی بموں کا اور گیس کے استعمال کا خطرہ دامنگیر رہتا تھا اس لئے بھی تعلیم ٹھیک طرح نہ رہی۔ باوجود ان تمام حالات کے محض اور محض اللہ تعالیٰ کے فضل سے خاکسار نے پانچ سالہ کورس پانچ سال ہی میں ختم کر لیا اور M.R.C.V.S یعنی ممبر شپ آف رائل کالج آف وٹرنری سرجنز کی ڈگری جولائی ۴۳ء میں حاصل کر لی۔ اگلے ہی روز مجھے ملازمت کی آفر آ گئی اور میں ریڈنگ سے لندن روانہ ہو گیا۔ وہاں ایک جانب تو میں نے ملازمت کی ہاں کر دی اور دوسری جانب میں ہائی کمشنر صاحب کو پھر سلام کرنے ان کے دفتر گیا۔ اب وہاں سر سہروردی جو مسٹر حسین شہید سہروردی جو ایک زمانہ میں پاکستان کے پرائم منسٹر بھی رہے تھے کے بھائی تھے لندن میں ہائی کمشنر تھے۔ جب میں نے انہیں بتایا کہ میں نے وٹرنری کی تعلیم مکمل کر لی ہے تو انہوں نے ایک دراز کھول کر فوج میں کمیشن حاصل کرنے کی درخواست مجھے دی اور فرمایا کہ اس پر دستخط کرو، اپنے کوائف درج کرو اور ابھی واپس دو۔ نیز فرمایا کہ ہندوستان میں جلد ہی بڑے بڑے سیاسی فیصلے ہوں گے اور ہر ایک نوجوان کا فرض اولین ہے کہ وہ یا تو افواج میں کمیشن حاصل کرے یا سول محکمہ جات میں اعلیٰ افسر بنے اور اس طرح ملت کی خدمت کے لئے اپنے آپ کو کار آمد بنائے۔ انہوں نے مزید فرمایا کہ تمہیں ضرور کمیشن مل جائے گا اس کے آتے ہی ملازمت ترک کر دینا اور جہاں پوسٹنگ ملے وہاں چلے جانا۔ سر سہروردی کی پُر خلوص تقریر کا مجھ پر یہ اثر ہوا کہ لندن کی رونقوں کا تمام خیال ترک کر دیا اور اسی وقت کمیشن کی درخواست پر کر کے ہائی کمشنر صاحب کے حوالہ کر دی۔ مجھے کمیشن مل گئی اور میری پوسٹنگ صوبہ آسام میں دریا براہما پترا کے دوسرے کنارے پر سل گھاٹ کے مقام پر ہو گئی۔ میں فوجی افسر بن گیا اور ۱۹۴۷ء میں بوجہ وطن قادیان لکھنے کے پاکستان آرمی میں سروس کرنے کے لئے خود کو پیش کر دیا۔ اللہ تعالیٰ نے فضل کیا اور ۱۹۷۲ء میں

باقی صفحہ 6 پر

Digitized by Khilafat Library Rabwah

بین المملکتی حالات - واقعات - شخصیات

روسی افواج کے ناقد

روسی فوج جو گاہے گاہے زیادتیاں کرتی رہتی ہے اس کے خلاف بولنے والے مسٹر کووالیو ہیں جو صدارتی ہیومن رائٹس کمیشن کے صدر ہیں۔ لیکن اپنی ہی فوجوں کے خلاف بولتے رہنے کی وجہ سے صدر یلسن کو مشکلات پیش آتی ہیں۔ اب انہوں نے اس کمیشن کو ختم کر دیا ہے اور کہا ہے کہ ایسا ہی ایک اور کمیشن تشکیل دیا جائے گا۔ جو صدارتی انتظامیہ کی نگرانی میں کام کرے گا۔ مسٹر کووالیو جن کی عمر ۶۴ سال ہے وہ روسی فوجوں کی انتہائی شدید انسانی حقوق کی پامالیوں کے خلاف بولتے رہتے ہیں۔ حال ہی میں انہوں نے اس بمباری پر اعتراضات کئے تھے جو چیچنیا کے عوام الناس پر برسائے گئے تھے۔ ان کے ایسے اعتراضات کی وجہ سے وہ صدر یلسن سے دور ہوتے جا رہے ہیں اور اسی لئے صدر یلسن نے یہ اقدام کیا ہے۔

○○○

تائیوان کے خلاف چین کا بیان

چین کی پیپلز لبریشن آرمی کی ۶۸ ویں سالگرہ کے موقعہ پر حاضرین سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع چی ہاؤتیاں نے کہا ہے کہ تائیوان کو کبھی ایک آزاد ملک نہیں بننے دیا جائے گا۔ یہ چین کا حصہ ہے اور اگر بیرونی ملکوں نے مداخلت کرتے ہوئے اسے چین سے الگ کروانے کی کوشش کی تو ہم فوج استعمال کریں گے اور تائیوان کو الگ ملک نہیں بننے دیں گے انہوں نے کہا کہ اگر یہ محسوس کیا گیا کہ تائیوان چین کو تقسیم کرانا چاہتا ہے تو اس کے خلاف فوجی کارروائی کی جائے گی۔ تجزیہ نگار کہتے ہیں کہ اب کچھ عرصے سے چین تائیوان کے خلاف ایسے ہی بیان دیتا چلا آ رہا ہے خاص طور پر اس وقت سے جبکہ تائیوان کے صدر لی ٹنگ ہوئی نے امریکہ کا دورہ کیا ہے۔ چین کو اس بات پر اعتراض ہے کہ امریکہ نے تائیوان کے لی ٹنگ ہوئی کو بطور صدر کیوں اپنے ملک کا دورہ کرنے دیا۔

○○○

فلسطین اسرائیل بات چیت

فلسطینیوں کے حلقہ خود مختاری میں توسیع کے لئے زیادہ سنجیدگی سے غور کرنے کے لئے چار کمیٹیاں بنالی گئی ہیں۔ ان کمیٹیوں کے درمیان گفت و شنید کے بعد جو فیصلے ہوں گے وہ تنظیم آزادی فلسطین اور اسرائیل کے سربراہوں کی منظوری کے ساتھ نافذ کئے جا سکیں گے۔ ان کا موضوع فلسطین کی آزادی کا دوسرا مرحلہ ہو گا۔ جس میں فوج کے کردار پر بھی بحث کی جائے گی۔ ایجنڈے پر اسرائیل اور تنظیم آزادی فلسطین کا اتفاق ہو چکا ہے۔ یاد رہے کہ اس سے پہلے اسرائیل نے اس گفت و شنید کو منقطع کر دیا تھا اور اس کی وجہ یہ تھی کہ کسی خود کش بم مارنے والے نے چھ یہودیوں کو تل ابیب کے بس کے اڈے پر ۲۴۔ جولائی کو ہلاک کر دیا تھا۔

○○○

اسرائیل پر شام کا الزام

شام کے فوجی چیف آف سٹاف جنرل حکمت شہابی نے اسرائیل پر گذشتہ روز الزام لگایا کہ وہ اسرائیل شام گفت و شنید کو بحران کی طرف دھکیل رہا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ یہودی ریاست امن کے راستے میں روڑے اٹکانے کی کوشش کر رہی ہے اور معمولی معمولی باتوں کو سامنے رکھ کر ای قیام امن کے مسئلے کے حل میں دشواریاں پیدا کر رہی ہے۔ اس کے بالمقابل اسرائیل کے وزیر خارجہ شمعون پیریز نے شام پر الزام لگایا ہے کہ وہ خود اپنے پاؤں پر کلہاڑی مار رہا ہے کیونکہ وہ فوجی گفت و شنید کے جاری رکھنے پر آمادہ نہیں۔ یہ بات شمعون پیریز نے اس وقت کہی جب شام کے وزیر خارجہ فاروق الشرح نے اسرائیل کے ساتھ ایک فوجی میٹنگ کے انعقاد کو مسترد کر دیا۔ ان کا کہنا تھا کہ جب تک گولان پہاڑیوں میں حفاظتی انتظامات نہ کئے جائیں ایسی میٹنگ نہیں ہو سکتی۔

○○○

کویت کو عراقی حملے کا خوف

عراق کے کویت پر حملے کو پانچ سال ہو گئے ہیں۔ اس حملے کے بعد خلیج کی جنگ بھی ہوئی اور کویت کو ساری دنیا کی ہمدردیاں بھی ملیں۔ تیس کے قریب ممالک نے کویت کے دفاع کے لئے عراق سے لڑائی بھی کی لیکن کویت ابھی تک اس بات سے خوف محسوس کرتا ہے کہ عراق کسی وقت بھی اس پر حملہ کر سکتا ہے۔ سرحدوں پر خندقیں بھی کھودی گئی ہیں اور ریت کی بوریوں سے بھی بچاؤ کا انتظام کیا گیا ہے۔ دو سو پینتالیس اقوام متحدہ کے فوجی مبصران علاقوں میں گھومتے پھرتے رہتے ہیں لیکن کہا جاتا ہے کہ ان کے باوجود کویت پوری طرح محفوظ محسوس نہیں کرتا۔ یہ بھی کہا جاتا ہے کہ ہر کویتی کے دل میں یہ فکر موجزن ہے کہ اس کا مستقبل کیا ہے۔ اور یہ اس لئے کہ جس قسم کی حکومت اس وقت عراق میں قائم ہے اس پر اعتماد نہیں کیا جا سکتا۔ اگرچہ امریکہ برطانیہ فرانس اور روس کے ساتھ کویت کا جو فوجی تعاون کا معاہدہ ہو چکا ہے اس سے ان کے خدشات دور ہو جانے چاہئیں لیکن ایسا ہوتا نظر نہیں آتا۔

○○○

وصایا

ضروری نوٹ

مندرجہ ذیل وصایا مجلس کارپرداز کی منظوری سے قبل اس لئے شائع کی جارہی ہے کہ اگر کسی شخص کو ان وصایا میں سے کسی کے متعلق یا کسی جہت سے کوئی اعتراض ہو تو دفتر بہشتی مقبرہ کو پندرہ یوم کے اندر اندر تحریری طور پر ضروری تفصیل سے آگاہ فرمائیں۔

سیکرٹری
مجلس کارپرداز

مسل نمبر ۳۰۱۳۵

I Ahmad Suryana s/o Harodi پیشہ مزدوری عمر ۲۷ سال بیعت ۱۹۸۲ء-۹-۱۰ ساکن بقائمی ہوش و حواس بلا جبر و اکراہ آج بتاریخ ۹۱-۶-۲۹ میں وصیت کرتا ہوں کہ میری وفات پر میری کل متروکہ جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کے ۱۰/۱ حصہ کی مالک صدر انجمن احمدیہ پاکستان ربوہ ہو گی اس وقت میری کل جائیداد منقولہ و غیر منقولہ کی تفصیل حسب ذیل ہے جس کی موجودہ قیمت درج کر دی گئی ہے۔ مکان واقع جابر انڈونیشیا مالیتی۔ ۵۰۰۰۰۰ روپے۔ اس وقت مجھے مبلغ ۔/۱۵۰۰۰ روپے ماہوار بصورت مزدوری مل رہے ہیں۔ میں تازیست اپنی ماہوار آمد کا جو بھی ہو گی ۱۰/۱ حصہ داخل صدر انجمن احمدیہ کرتا رہوں گا اور اگر اس کے بعد کوئی جائیداد یا آمد پیدا کروں تو اس کی اطلاع مجلس کارپرداز کو کرتا رہوں گا اور اس پر بھی وصیت حاوی ہو گی۔ میری یہ وصیت تاریخ تحریر سے منظور فرمائی جائے۔

العبد Ahmad Suryana انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۱ Ani Rohani s/o Endang جابر انڈونیشیا گواہ شد نمبر ۲ Harodi والد موصی۔

بقیہ صفحہ 5

خاکسار کو بریگیڈیر کا عہدہ ملا اور چھ سال تک ریماؤنٹ وٹرنری اینڈ فارمز کور کا ڈائریکٹر رہ کر ۱۹۷۸ء میں ریٹائر ہوا۔

اب اس دعا کے ساتھ اجازت چاہتا ہوں کہ مولا کریم ان تمام بزرگان ملک۔ بزرگان سلسلہ اور بزرگان خاندان کو جزائے خیر دے جنہوں نے اس عاجز کو نصیحتوں اور راہنمائی سے نوازا اور مولا کریم اگلے سالوں میں بیت الفضل کی رونقوں میں ہزار گنا اضافہ کر دے۔ آمین

ہماری تاریخ

the TRUTH 12-5-1961

پاکستان اور نائیجیریا ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ جسٹس احمد

جسٹس شیخ بشیر احمد پاکستان ہائی کورٹ کے ایک جج جب ۹۔ مئی ۱۹۶۱ء کو لیگوس پہنچے تو ایئر پورٹ پر آپ نے کہا کہ وہ مصائب جن میں انسانیت نے اپنے آپ کو مبتلا کر رکھا ہے ان کا باعث اللہ تعالیٰ کی معرفت کا فقدان ہے۔ جسٹس احمد نے مزید کہا کہ لوگوں کے دلوں پر جو خوف طاری ہے وہ صرف اللہ تعالیٰ سے رابطہ پیدا کرنے سے ہی دور ہو سکتا ہے انہوں نے مزید کہا کہ ایسا صرف اور صرف مذہب ہی کے ذریعہ ممکن ہے۔ آپ نے کہا کہ دین حق ہی ایک ایسا مذہب ہے جسے خدا کا زندہ مذہب کہا جا سکتا ہے اور صرف یہی ایک مذہب ہے جو انسانیت کو صحیح راستے پر ڈال سکتا ہے۔ جہاں تک احمدیہ جماعت کے کام کا تعلق ہے۔ جسٹس احمد نے کہا کہ اگرچہ یہ دعوت الی اللہ کرنے والی جماعت ہے اور دوسرے لوگوں کو اپنا ہم خیال بنانے میں کوشاں رہتی ہے یہ جماعت ہر شخص کے ساتھ تعاون کرنے کے لئے تیار ہے اور حقیقت یہ ہے کہ یہ ہر شخص سے محبت کرتی ہے اور نفرت کسی سے بھی نہیں کرتی۔

Love for every body and Hate for none

جسٹس احمد نے کہا کہ پاکستان اور نائیجیریا کے اپنے مسائل ہیں لیکن کون سا ایسا ملک ہے جو مسائل میں گرفتار نہیں۔ لیکن انہوں نے اس یقین کا اظہار کیا کہ دونوں ایک دوسرے کی مدد کر سکتے ہیں۔ پاکستان خاص طور پر نائیجیریا کے علمی میدان میں اعلیٰ تعلیم کے لئے اساتذہ بھیج کر مدد کا ہاتھ بڑھا سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ شمالی علاقے میں جو یونیورسٹی قائم کی گئی ہے اس کے لئے پاکستان اساتذہ مہیا کر سکتا ہے۔ جسٹس احمد نے اس بات پر خوشی کا اظہار کیا کہ شمالی نائیجیریا کے وزیر اعلیٰ عنقریب پاکستان کا دورہ کریں گے۔

جنوبی افریقہ کو دولت مشترکہ میں سے خارج کر دیئے کے سوال پر آپ نے کہا کہ چونکہ اسلام رنگ اور نسل کی تمیز کا قائل نہیں ہے۔ اس لئے تمام مسلم ممالک اس بات پر خوش ہوں گے کہ رنگ و نسل کی تمیز کرنے والے ایک ملک کو دولت مشترکہ سے نکال دیا گیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

اطلاعات و اعلانات

نصرت گرلزہائی سکول ربوہ کاشاندار نتیجہ

○ حسب سابق امسال بھی گورنمنٹ نصرت گرلز ہائی سکول ربوہ کی طالبات نے میٹرک کے سالانہ امتحان میں شاندار کامیابی حاصل کی۔ سائنس گروپ میں ماریہ کنول نے 752/850 نمبر لیکر ضلع جھنگ کے تمام طلباء و طالبات میں پہلی پوزیشن اور مبشرہ طیبہ نے 747/850 لیکر دوسری پوزیشن اور ماریہ نوشین نے 711/850 لیکر تیسری پوزیشن حاصل کی۔ سائنس گروپ کا نتیجہ 100% رہا۔ مجموعی طور پر کامیاب ہونے والی طالبات کا تناسب 91.77% رہا۔ 193 طالبات نے امتحان میں شمولیت کی جن میں سے 176 کامیاب ہوئیں۔ 109 طالبات نے فرسٹ ڈویژن جبکہ 67 طالبات نے سیکنڈ ڈویژن میں کامیابی حاصل کی۔ تین طالبات نے سات صد سے زائد نمبر جبکہ 35 نے چھ صد سے زائد نمبر حاصل کئے۔

جنرل گروپ میں فائزہ رشید نے 686/850 فوزیہ صادق نے 682/850 اور بشریٰ صدیقہ وڑائچ نے 666/850 نمبر لیکر سکول کی طالبات میں علی الترتیب اول دوم سوم پوزیشن حاصل کی۔

اللہ تعالیٰ اپنے فضل سے اس سکول کو مزید کامیابیوں سے نوازے۔

(ہیڈ مسٹرس گورنمنٹ نصرت ہائی سکول ربوہ)

اعلان داخلہ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ

○ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں گیارھویں کلاس میں پری میڈیکل پری انجینئرنگ وریاضی۔ شماریات۔ اکنامکس کے مضامین میں داخلہ 25 جولائی تا 15 اگست 1995ء بغیر لیٹ فیس کے جاری رہے گا۔ نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ میں داخلہ کے خواہش مند طلباء فارم داخلہ کے ساتھ میٹرک کے سرٹیفکیٹ کی نقل اور کیریکٹر سرٹیفکیٹ کی نقل بھی فوری طور پر دفتر میں جمع کروادیں۔

نیز فیصل آباد بورڈ کے علاوہ کسی اور بورڈ سے میٹرک پاس کرنے والے طلباء کو بورڈ مائیگریشن سرٹیفکیٹ بھی مہیا کرنا ہو گا۔

داخلہ فارم وصول کرنے کی آخری تاریخ 5۔ اگست 1995ء ہے۔ فارم داخلہ و پراسپکٹس کے لئے دفتر سے رابطہ کریں۔

(پرنسپل نصرت جہاں انٹر کالج ربوہ)

اعلان دار القضاء

○ (احسان اللہ صاحب قریشی بابت ترکہ قریشی سلطان احمد صاحب)

مکرم احسان اللہ قریشی صاحب ابن محمد عبد اللہ قریشی صاحب سکنہ نمبر 18/44 محلہ دار الرحمت وسطی ربوہ نے درخواست دی ہے کہ ان کے ماموں مکرم قریشی سلطان احمد صاحب ساکن محلہ دار الرحمت ربوہ ،قضائے الٰہی وفات پاچکے ہیں۔ لہٰذا ان کا پلاٹ 25/15 برقبہ ایک کنال درخواست دہندہ کے نام منتقل کر دیا جائے۔ یہ پلاٹ محلہ دار الیمن ربوہ میں واقع ہے۔ ان کی اپنی کوئی اولاد نہ تھی۔ دیگر ورثاء کی تفصیل یہ ہے۔

۱۔ مکرم سمیع اللہ صاحب قریشی (بھانجا)
۲۔ مکرم امان اللہ صاحب قریشی (بھانجا)
۳۔ مکرم احسان اللہ صاحب قریشی (بھانجا)
۴۔ مکرمہ بدر النساء صاحبہ (بھانجی)
۵۔ مکرمہ شمس النساء صاحبہ (بھانجی)
۶۔ مکرمہ طاہرہ صابرہ صاحبہ (بھانجی)
۷۔ مکرمہ سعیدہ بشریٰ صاحبہ (بھانجی)

بذریعہ اخبار اعلان کیا جاتا ہے کہ اگر کسی وارث یا غیر وارث کو اس انتقال پر کوئی اعتراض ہو تو تیس یوم کے اندر دار القضاء ربوہ میں اطلاع دیں۔

(ناظم دار القضاء۔ ربوہ)

عہدیداران سے گذارش

○ حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشادات کے تحت دفتر اول کے (وفات یافتہ) مخلصین کے کھاتوں کو زندہ رکھنا ہر مخلص احمدی پر واضح ہو چکا ہے اور ان کے وارث بفضل خدا ان کی طرف سے چندہ بھجوا رہے ہیں۔ اس ضمن میں ایک ضروری گذارش یہ ہے کہ جس طرح وصیت کا چندہ ادا کرتے وقت وصیت کے نمبر کا اندراج ضروری ہے اسی طرح دفتر اول کے وفات یافتہ مخلصین کی طرف سے چندہ ادا کرتے وقت بھی ان کا کھاتہ نمبر ظاہر کرنا ازبس ضروری ہے۔

جہاں تک کھاتوں کے نمبروں کا تعلق ہے ان کی اطلاع دی جاچکی ہے تاہم مقامی طور پر کسی وفات یافتہ کے کھاتہ نمبر کی اطلاع نہ ہو تو وہ وفات یافتہ کے نام اور ان کے وارثوں کے نام جو ان کی طرف سے چندہ دے رہے ہیں دفتر ہذا میں بھجوا کر معلومات حاصل کر لیں تاکہ مرکز میں اندراجات میں کسی غلطی کا احتمال نہ رہے۔

(وکیل المال اول تحریک جدید)

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے انٹرویو

جامعہ احمدیہ میں داخلہ کیلئے واقفین زندگی طلباء کا انٹرویو مورخہ 20 اگست 1995ء بروز اتوار بوقت 7 بجے صبح ہو گا۔

جماعت کے ایسے ذہین، ہونہار خدمت دین کا شوق رکھنے والے نوجوان جو زندگی وقف کرکے جامعہ احمدیہ میں داخلہ لینا چاہتے ہوں اپنی درخواست مقامی جماعت کے امیر / صدر صاحب کی وساطت سے وکالت دیوان تحریک جدید کو ارسال کریں۔

۱۔ جامعہ احمدیہ میں داخلہ کے لئے امیدوار کا فرسٹ ڈویژن میٹرک ہونا ضروری ہے تاہم فرسٹ ڈویژن سے کم نمبر لینے والوں کے لئے ایک ماہ کا کورس مقرر کیا جائے گا جس کے بعد امتحان ہو گا اور Apptitude test ہو گا اس میں کامیابی کی بناء پر داخلہ کنفرم ہو گا۔
۲۔ امیدوار انٹرویو بورڈ کے تحریری وزبانی امتحان میں پاس ہو۔
۳۔ کلام الٰہی ناظرہ صحت کے ساتھ پڑھنا جانتا ہو۔
روزانہ کلام الٰہی کی تلاوت اور سلسلہ کی کتب کا مطالعہ کرتے رہیں۔ دینی معلومات اور معلومات عامہ کو بہتر بنائیں۔
۴۔ مقامی امیر کی سفارش امیدوار کے حق میں ہو۔
۵۔ میٹرک پاس امیدوار کی عمر کی حد 17 سال اور ایف اے / ایف ایس سی کے لئے 19 سال ہے۔
۶۔ امیدوار کے تفصیلی طبی معائنہ کی رپورٹ تسلی بخش ہو (جو کہ فضل عمر ہسپتال میں ہو گا)
میٹرک کے نتیجہ کی فوٹو کاپی فوری طور پر دفتر کو ارسال کردیں۔

نوٹ :۔ وکالت دیوان کی سابقہ چھٹی کے نمبر اور تاریخ کا حوالہ ضرور دیں۔

(وکیل الدیوان۔ تحریک جدید ربوہ)

بقیہ صفحہ ۱

آخری اجلاس میں تلاوت کے بعد فلسطینی بچوں اور نوجوانوں نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا عربی قصیدہ سنایا اس سے قبل اس قصیدہ کا اردو ترجمہ حاضرین کو سنایا گیا۔ قصیدے کے اختتام پر حضرت صاحب نے تمام بچوں کو باری باری مصافحہ اور معانقہ کا شرف عطا فرمایا اور ان کی پیشانیوں پر بوسے دیئے۔ اس کے بعد مکرم عصمت اللہ صاحب آف جاپان نے حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کا منظوم کلام خوبصورت ترنم سے سنایا اس کا پہلا شعر یہ تھا۔

جس کو خدائے عز و جل پر یقیں نہیں
اس بد نصیب شخص کا کوئی بھی دیں نہیں

نظم کے بعد حضرت صاحب نے مکرم عصمت اللہ صاحب کو شاباش دی اور ان کو بوسہ دیا۔

اس کے بعد حضرت صاحب نے فرمایا اس دفعہ جلسہ سالانہ پر قازقستان کا جو وفد آیا ہے۔ اس میں ان کے ملک کے ایک مشہور چوٹی کے آپیرا سنگر بھی ہیں جنہوں نے گذشتہ عید پر بیعت کرکے احمدیت میں شمولیت اختیار کی تھی۔ انہوں نے کہا کہ بیعت کرنے کے بعد میری زندگی کی کایا پلٹ گئی ہے۔ حضرت صاحب کے ارشاد پر یہ صاحب اسٹیج پر تشریف لائے اور حضرت امام جماعت احمدیہ الرابع کے ارشاد پر اپنے مخصوص انداز میں ایک نغمہ سنایا۔ احباب جماعت نے اس موقع پر قازقستان کے وفد کے حق میں زبردست نعرے لگائے۔

عمومی کوائف جماعت احمدیہ برطانیہ کا 30 واں جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ برطانیہ کے مرکز اسلام آباد واقع ٹلفورڈ میں منعقد ہوا جہاں پر مردوں اور عورتوں کے لئے بڑی بڑی مارکیز (شامیانے) لگائی گئی تھیں۔ اس جگہ پر بہت سے احباب کی رہائش کا بھی انتظام تھا۔ اور بہت سے دیگر احباب کی رہائش کا انتظام لندن میں مختلف جگہوں پر بھی کیا گیا۔

اسلام آباد میں لنگر خانہ حضرت بانی سلسلہ عالیہ احمدیہ کے تحت مہمانوں کے لئے کھانا پکانے کا انتظام تھا۔ یہ سارے انتظامات رضاکاروں کے ذریعے انجام پارہے تھے۔

جلسہ گاہ میں کاروں کی پارکنگ کے لئے وسیع جگہ مختص کی گئی تھی۔ جہاں قریباً دو ہزار گاڑیوں کی پارکنگ کی گئی۔ مہمانوں کی رجسٹریشن وغیرہ کے لئے الگ خیمے نصب تھے ہر قسم کی ٹریفک کا انتظام بھی رضاکار کر رہے تھے۔

اس جلسہ سالانہ کے موقع پر الفضل انٹرنیشنل نے جو ہفت روزہ ہے اور لندن سے شائع ہوتا ہے ایک خصوصی اشاعت پیش کی اسی طرح مجلس خدام الاحمدیہ یو کے نے بھی اپنے رسالہ "طارق" کا خصوصی نمبر پیش کیا۔

افسر جلسہ سالانہ کے فرائض مکرم عبد الباقی ارشد صاحب نے اور افسر جلسہ گاہ کے فرائض مکرم عطاء المجیب صاحب راشد مربی انچارج برطانیہ نے ادا کئے۔

احمدیہ ٹیلی ویژن نے جلسہ سالانہ کے پہلے دن افتتاحی خطاب اور دوسرے دن عورتوں سے خطاب اور عالمی بیعت لائیو نشر کی۔ جبکہ دوسرے دن اور تیسرے دن کے خطاب کی ریکارڈنگ بالترتیب 30۔ اور 31۔ جولائی کو نشر کی۔ دوسرے دن کے جلسہ کے دوسرے اجلاس کی کارروائی ایک گھنٹہ تک براہ راست بھی دکھائی گئی۔

جلسہ کے دوران مختلف غیر از جماعت اور احمدی مہمانوں نے بھی جلسہ سے خطاب کیا۔

Digitized by Khilafat Library Rabwah

خبریں

ربوہ : 3 اگست-1995ء
درجہ حرارت کم از کم 25 درجے سنٹی گریڈ
زیادہ سے زیادہ 37 درجے سنٹی گریڈ

○ کراچی میں دہشت گردوں کا مشہور کمانڈر فاروق دادا پولیس مقابلے میں ہلاک ہو گیا وہ آرمی کے ایک کیپٹن تھانہ بلدیہ کے تھانیدار کے علاوہ قانون نافذ کرنے والے تقریباً دو درجن اہلکاروں سمیت ۱۰۰ سے زائد افراد کے قتل اور دیگر سنگین وارداتوں میں پولیس کو مطلوب تھا۔ پولیس مقابلے میں فاروق دادا کے ساتھی جاوید مائیکل' غفار مادہ اور بابر بھی مارے گئے حکومت سندھ نے دادا کی سر کی قیمت ۱۵ لاکھ جبکہ غفار مادہ اور جاوید مائیکل کے لئے دس لاکھ روپے انعام مقرر کر رکھا تھا۔ پولیس مقابلہ کراچی ائرپورٹ کے قریب ہوا بھاری مقدار میں جدید اسلحہ بھی برآمد کر لیا گیا۔ پولیس نے دعویٰ کیا ہے ملزمان کا تعلق الطاف گروپ سے تھا۔

○ فاروق دادا اور اس کے ساتھیوں کی ہلاکت کی اطلاع ملتے ہی کراچی کے مختلف علاقوں میں ہنگامے پھوٹ پڑے۔ بلدیہ ٹاؤن میں کانسٹیبل کو اغوا کر کے قتل کر دیا گیا۔ جگہ جگہ فائرنگ ہوئی۔ دکانیں بند کرا دی گئیں۔ ۳ مزید افراد مارے گئے۔

○ افسانوی شہرت کی حامل فلسطینی مجاہدہ لیلیٰ خالد نے کہا ہے کہ میں آزادی کی خاطر سب کچھ کرتی تھی' اب بھی کرتی ہوں اور کرتی رہوں گی۔ وہ مسلمان اراکین پارلیمنٹ خواتین کی کانفرنس میں شریک ہونے کے لئے اسلام آباد آئی ہوئی ہیں۔

○ حکومت نے ایم کیو ایم کی وضاحتیں مان لی ہیں اور مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کا فیصلہ کر لیا گیا ہے۔ سرکاری ایلچی نئی پیشکش لے کر کراچی پہنچ گیا ہے۔ حکومتی ٹیم کے سربراہ این ڈی خان کی سربراہی میں حکومتی مذاکراتی ٹیم کے طویل اجلاس میں زہیر اکرم ندیم کو مکمل اختیارات دے دیئے گئے ہیں کہ وہ اجمل دہلوی سے رابطہ کر کے مذاکرات دوبارہ شروع کرنے کے لئے کہیں۔ جگہ اور وقت کا تعین ایم کیو ایم کرے۔ حکومت کو الطاف گروپ کو ایم کیو ایم (الطاف گروپ) کہنے پر کوئی اعتراض نہیں۔

○ وزیراعظم بے نظیر بھٹو نے کہا ہے کہ ملک میں سیاسی استحکام ہے لوگ لوڈشیڈنگ کا نام بھول جائیں گے۔ ہماری کامیابیاں سیاسی استحکام کا باعث ہیں۔ عوام چاہتے ہیں کہ حکومت اپنی مدت پوری کرے۔ رکاوٹیں ڈالنے والے ناکام ہوں گے۔ اس وقت لوڈشیڈنگ میں ۵۰ فیصد کمی ہو چکی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہم نے ترقی کے جو پھل حاصل کئے ظالم کے ہاتھ ان تک نہیں پہنچنے دیں گے۔

○ سیلاب سے ملتان شہر کو شدید خطرہ پیدا ہو گیا ہے۔ سندھ میں مزید ۵۰ افراد سیلاب میں بہہ گئے۔ ملتان کو بچانے کے لئے شیر شاہ بند میں شگاف ڈالنے کے لئے ڈائنامیٹ لگا دیا گیا ہے۔

○ سندھ کے علاقوں خیرپور' سکھر' لاڑکانہ' نواب شاہ' نوشہرو فیروز' اور دادو کے ۵ ہزار دیہات تباہی کا شکار ہو گئے۔ ہزاروں افراد بے گھر ہو چکے ہیں۔ سکھر بیراج پر شدید ترین سیلاب سے صورت حال تشویش ناک ہو گئی ہے پولیس اور رینجرز کے اہلکار حفاظتی پشتوں کو مضبوط بنا رہے ہیں۔

○ حکومت پنجاب نے سیلاب سے متاثرہ علاقوں کو آفت زدہ قرار دے دیا ہے۔ مالیہ اور آبیانہ کی چھوٹ دے دی گئی ہے۔

○ امریکی سینٹ کے بعد کانگرس نے بھی بوسنیا پر سے ہتھیاروں کی فراہمی کی پابندی ختم کرنے کا مطالبہ کر دیا ہے۔ صدر نے دوبارہ دھمکی دی ہے کہ وہ قرارداد کو ویٹو کر دیں گے۔ صدر کلنٹن نے کہا کہ ہتھیار دینے سے امن مذاکرات کو دھچکا لگے گا۔ اقوام متحدہ کا کوئی کام نہیں رہ جائے گا۔

○ میر مرتضیٰ بھٹو نے الزام لگایا ہے کہ اپنی زمینیں بچانے کے لئے دیہات ڈبوئے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ عمران خان عورتوں کی طرح شرما شرما کر سیاست کیوں کر رہے ہیں۔ سیاست میں آنا ہے تو جیل جانا ہو گا۔

○ خصوصی بینکنگ کورٹ میں مسٹر نواز شریف کے والد میاں شریف اپنی ضمانت کی توثیق کے لئے عدالت پہنچے تو کمرہ عدالت کو تالا لگا تھا۔ بعد ازاں بتایا گیا کہ مسٹر حامد بخاری کو عدالت کا نیا جج مقرر کیا گیا ہے۔

○ سندھ کے وزیر اعلیٰ سید عبداللہ شاہ نے کہا ہے کہ الطاف حسین مجرم ہیں وہ بھول جائیں کہ معافی مل جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ کراچی الگ صوبہ نہیں بنے گا۔ میں مہاجر بھائیوں کے حقوق پر آنچ نہیں آنے دوں گا۔ انہوں نے کہا کہ وہ زمانہ گذر گیا کہ جب حکومتیں سیاسی مصلحتوں کے تحت الطاف گروپ کی بلیک میلنگ کے آگے ہاتھ جوڑتی تھیں اب دہشت گردی کے کھیل کو انجام تک پہنچایا جائے گا۔

○ قومی اسمبلی کے اسیر رکن شیخ رشید نے اپنی رکنیت سے استعفیٰ دینے کا فیصلہ کر لیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ذاتی انتقام لیا جا رہا ہے۔ حکومت مجھے ختم کرنے کے درپے ہے۔

○ مقبوضہ کشمیر میں چرار شریف کے واقعہ کے ہیرو حریت پسند افسانوی مجاہد میجر مست گل کا آزاد کشمیر پہنچنے پر تاریخی استقبال کیا گیا۔ مظفر آباد کی تاریخ میں کسی شخصیت کا یہ سب سے بڑا اور عوامی استقبال تھا۔

○ بی بی سے نے کہا ہے کہ حکومت ایم کیو ایم کے خلاف مزید سخت رویہ اختیار کر سکتی ہے۔

مذاکرات کا سلسلہ دوبارہ جڑتا نہیں نظر آتا۔ حکومت اپنے رویہ میں تبدیلی پر تیار نہیں۔

○ لاڑکانہ سے اغوا ہونے والے پی آئی اے کے ملازمین کو تین ماہ بعد ڈاکوؤں سے چھڑوا لیا گیا ہے۔

○ مسلم لیگ (ن) کے مسٹر اعجاز الحق نے انکشاف کیا ہے کہ قومی حکومت جلد بنے گی اس میں منظور احمد وٹو اہم کردار ادا کریں گے۔

اعلان تعطیل

○ مورخہ 6 اگست 1995ء بروز اتوار دفتر الفضل میں تعطیل رہے گی۔ لہذا اس روز کا پرچہ شائع نہیں ہو گا۔ قارئین کرام اور ایجنٹ حضرات مطلع رہیں۔

(مینیجر)

عطیہ اکیڈمی
داخلے جاری ہیں (چھٹی بروز سوموار)
21/11 دارالصدر جنوبی 2 ربوہ

برائے فروخت / کرایہ کیلئے
ایک کمرشل / رہائشی پلازہ واقع کہکشاں کالونی نزد چونگی نمبر 6 ربوہ برائے فروخت / کرایہ پر دینے کیلئے مطلوب ہے۔
برلب سڑک۔ بجلی۔ پانی موجود
سوئی گیس فون جلد متوقع رابطہ کیلئے
مسٹر رشید ملک } ملک محمود احمد
فون : 598 } فون : 890

تبدیلی کلینک
ڈاکٹر مبین الحق خان ایم بی بی ایس آر ایم پی ایم ڈی سی سابق میڈیکل آفیسر فضل عمر ہسپتال ربوہ کا کلینک یکم اگست 1995ء سے فضل عمر مارکیٹ رحمت بازار ربوہ منتقل ہو چکا ہے۔
اوقات کلینک صبح 8 بجے تا 12 بجے دوپہر
شام 5 بجے تا 8½ بجے رات

گھر بیٹھے دنیا کی نشریات سے لطف اندوز ہوں
ہر قسم کے ڈش انٹینا خریدنے کے لئے
قیمت 9000/- ڈش 8 فٹ بمعہ مکمل فٹنگ
نیو محمود ٹیلیویژن 21- ہال روڈ لاہور
فون : 7226508 - 7125089
7235175 - 7355422

بواسیر کی ادویات

	قیمت	
PILES COURSE	55/-	☆ بواسیر خونی و بادی کے لئے۔ بفضلہ تعالیٰ بہت مفید و موثر ہے
ANUS ITCH CURE	20/-	☆ مقعد کی شدید خارش کے لئے
CONSTIPATION CURE	20/-	☆ پرانی قبض' پاخانہ سخت اور دقت سے آئے
FISSURE CURE	20/-	☆ مقعد میں کٹاؤ (چیر) آنے کے لئے
FISTULA CURE	20/-	☆ مقعد کے گہرے رستے ہوئے زخم (ناسور) بھگندر کیلئے
HEMORRHAGE CURE	20/-	☆ مقعد سے خون بہت زیادہ آنے کے لئے
HEMORRHOIDS CURE	20/-	☆ سوئے اور سخت ضدی بواسیری مسوں کیلئے
PROLAPSUS CURE	20/-	☆ پاخانہ وغیرہ کے وقت مقعد کا باہر نکلنا
PILES OINTMENT	8/-	☆ مقعد کی درد' جلن' سوزش' خارش اور بواسیری مسوں کیلئے سکون بخش مرہم ہے

نوٹ : ایک سے زیادہ تکالیف اکٹھی ہوں تو ان سب تکالیف کی ادویات بیک وقت اکٹھی استعمال کی جائیں۔ اس طرح یہ مکمل مزاجی علاج ہو گا۔ جس سے جلد تر شفاء کی امید ہے۔ تفصیلی لٹریچر منگوانے کے لئے -/2 روپے کے ڈاک ٹکٹ ارسال فرمائیں۔

کیوریٹو انٹرنیشنل - ربوہ
فون کلینک 606 (04524) ہیڈ آفس 771 (04524)
سیلز 211283 (04524) فیکس 212299 (92-4524)